سوال

تارک نماز گھر میں نماز پڑھنے والے اور نماز کو لیٹ کر کے پڑھنے والے کے لئے حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تارک نماز کے لے کیا حکم ہے ؟ جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے میں کوتاہی کر کے گھر میں نماز پڑھتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ اور جو شخص نماز کو وقت سے موخر کر کے پڑھتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ تین الگ الگ مسئلے ہیں ان میں سے پہلے مسئلے کا جواب یہ ہے کہ ترک نماز کفر ہے جس سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے ۔ یعنی جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے ۔ اور اگر شادی شدہ ہو تو ترک نماز سے اس کی بیوی کا نکاح ٹوٹ جائے گا ۔ اس شخص کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا بھی حلال نہیں اور نہ اس کا روزہ اور صدقہ قبول ہوتا ہے ۔ بے نماز کا مکہ مکرمہ میں جانا اور حرم میں داخل ہونا بھی جائز نہیں اور جب وہ فوت ہوجائے تو اسے غسل دینا کفن پہنانا جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں بلکہ جنگل میں گڑھا کھود کر اسے دبا دیا جائے جس شخص کا کوئی ایسا قریبی رشتہ دار فوت ہوجائے جو بے نماز ہو تو اس کے لئے حلال نہیں کہ لوگوں کو دھوکا دے کر اس کی نماز جنازہ پڑھنے کی دعوت دے کیونکہ کافر کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلا تُصَلِّ عَلىٰ أَحَدٍ مِنهُم ماتَ أَبَدًا وَلا تَقُم عَلىٰ قَبرِهِ ۖ إِنَّهُم كَفَروا بِاللَّهِ وَرَسولِهِ وَماتوا وَهُم فـٰسِقونَ ﴿٨٤﴾... سورة التوبة

''اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم !) ان میں سے کوئی مرجائے تو کبھی اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جاکر) کھڑے ہونا 'یہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کفر کرتے رہے ۔''

نیز فرمایا :

ما كانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذينَ ءامَنوا أَن يَستَغفِروا لِلمُشرِكينَ وَلَو كانوا أُولى قُربىٰ مِن بَعدِ ما تَبَيَّنَ لَهُم أَنَّهُم أَصحـٰبُ الجَحيمِ ﴿١١٣﴾... سورة التوبة

'' پیغمبر اور مسلمانوں کو لائق نہیں کہ جب ان پر ظاہر ہوگیا کہ مشرک اہل دوزخ ہیں تو ان کے لئے بخشش مانگیں گو وہ ان کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔''

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز باجماعت ادا نہیں کرتا بلکہ اپنے گھر میں ادا کرتا ہے ۔ تو وہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہے اور اگر وہ اس پر اصرار کرے تو وہ اہل فسق کے ساتھ شامل

ہوجائے گا۔ اور وہ گواہی کے لئے عادل نہ رہے گا۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں اس قدر دیر کردینا کہ وقت ہی ختم ہوجائے تو اس شخص کا گناہ اس سے زیادہ ہے جو جماعت کے ساتھ نماز تو ادا نہیں کرتا لیکن وہ وقت پر پڑھتا ہے۔ لیکن اس شخص سے یہ بہر حال بہتر ہے جو بالکل ہی نہیں پڑھتا۔ بہر حال نماز کا مسئلہ ان انتہائی اہم امور میں سے ہے۔ جن کا اہتمام کرنا ایک مرد مومن کے لئے ضروری ہے کیونکہ نماز اسلام کی عمارت کا ستون ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ظاہر ہے کہ جس عمارت کا ستون ہی نہ ہو وہ عمارت مضبوط و مستحکم نہ ہوگی۔ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کی ہمدردی وخیر خواہی کرتے رہنا نماز کا حکم دیتے رہنا اور خود بھی بہت ذوق وشوق اور اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرتے رہنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص495

محدث فتویٰ